السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے محمد اسلم لکھتے ہیں۔ کیا اسلام میں گانا، بجانا موسیقی اور قوالی وغیرہ سب ممنوع وناجائز ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی گانے گائے جاتے تھے اور آپ نے ان کی اجازت دی تھی۔ اس بارے میں کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل مسئلے کی وضاحت سے پہلے دو باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ اسلامی شریعت میں کسی چیز کے جائز وناجائز یا حلال وحرام ہونے کے بارے میں اصل اتھارٹی قرآن وحدیث ہے۔ ان کے علاوہ کوئی شخصیت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اگر اس نے قرآن وحدیث سے دلیل کے بغیر کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کے بارے میں فیصلہ دیا تو وہ قابل قبول نہ ہوگا۔ موسیقی ہو یا قوالی یا گانا، بجانا ان کی حرمت کراہت یا عدم جواز اگر قرآن وسنت سے ثابت ہوجاتا ہے تو اس کے بعد کوئی بڑی سے بڑی شخصیت بھی اسے ناجائز قرار نہیں دے سکتی اور اگر کسی زمانے میں بڑے بڑے لوگ بھی موسیقی یا قوالی کے شائق رہے ہوں تو ان کا یہ فعل ہمارے لئے سند ہے نہ دلیل۔

دوسری بات جس کا ذکر یہاں ضروری ہے وہ یہ کہ کوئی حرام یا ممنوع کام جب لوگوں میں عام ہوجائے اور اکثریت اس میں ملوث ہوجائے تو یہ اس بات کی دلیل ہرگز نہیں بن سکتا کہ وہ کام اب حلال اور جائز ہوگیا ہے۔ آج کل موسیقی اور گانا، بجانا اس قدر عام ہے کہ شاید ہی کوئی گھرانہ اس سے محفوظ ہو اور قوالی کا تو یہ عالم ہے کہ اسے ایک عبادت اور ثواب کے طور پر سنا جاتا ہے اور لوگوں کو یہ وہم ہوجاتا ہے کہ یہ کام جب اتنی کثرت سے رائج ہیں کوئی گھر بھی ان سے محفوظ نہیں تو یہ ناجائز کیسے ہوسکتا ہے۔

حالانکہ شرعی طور پر اس بات میں کوئی وزن نہیں کہ کسی کام کو تھوڑے لوگ کررہے ہیں یا زیادہ۔ اصل وزن تو اس بات کا ہے کہ وہ کام قرآن وسنت کی رو سے جائز ہے یا ناجائز؟

اب ہم اصل مسئلے کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ ثبوت اور اطمینان کے لئے کافی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں نہ قوالیاں تھیں اور نہ گانے بجانے کی محفلیں جمتی تھیں اور نہ سماع وسرود کا کہیں نشان ملتا ہے اس کے برعکس آپ نے ان لوگوں کے برے انجام سے ڈرایا جو ان حرام کاموں کو حلال کریں گے۔ صحیح بخاری شریف کی یہ حدیث ہے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ریشم شراب اور گانے، بجانے کو حلال کریں گے اور انجام کار ان کی شکلیں مسخ ہوجائیں گی اور وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ قرآن نے لہوولعب کی ایسی شکلوں کی مذمت کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام سے دوری کا سبب بنتی ہیں اور دور حاضر میں گانے، بجانے کی کوئی بھی ایسی شکل نہیں جس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ انہیں سننے کے بعد ایمان تازہ ہوتا ہے بلکہ مروجہ گانے، بجانے کی جتنی بھی شکلیں ہیں وہ دین سے دوری کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے سورہ لقمان آیت نمبر ۵ میں لہوالحدیث کے ان پرستاروں کو رسواکن عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

چاروں اماموں اور دوسرے مجتہدین نے بھی موسیقی کے بارے میں واضح طور پر کہا ہے کہ یہ ناجائز ہے اور بعض نے کھل کر اسے حرام قرار دیا ہے۔ امام شافعیؒ نے تو یہاں تک کہا کہ جو شخص گانے اور موسیقی کا دلدادہ ہو اس کی شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے اصحاب سے بھی موسیقی کے حرام ہونے کے اقوال ثابت ہیں۔ امام مالک کے بارے میں آتا ہے کہ ان سے مدینہ کے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو گانے بجانے کے رسیا تھے تو انہوں نے فرمایا یہ مدینہ کے فاسق لوگ ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں گانے گائے جاتے تھے اور آپ نے انہیں سنا تھا یا اجازت دی تھی یہ قطعی طور پر غلط ہے۔ شاید ان لوگوں کا اشارہ ان بچیوں کے شعر کے گانے سے ہے جو مختلف مناسبات سے ثابت ہیں جیسے ہجرت کے موقع پر اور پھر عید وغیرہ کی مناسبت سے ثابت ہے۔ لیکن ان لڑکیوں کی شعر گوئی پر موجودہ دور کے فحش اور بے ہودہ گانوں کو قیاس کرنا درج ذیل وجوہ کی بنا پر بالکل باطل ہے۔

۱۔ جو بچیاں حضور اکرم ﷺ کے زمانے یا آپ کی موجودگی میں شعر گا کر پڑھتی تھیں ان کے بارے میں دلائل سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ وہ چھوٹی اور نابالغ بچیاں تھیں۔ ان معصوم بچیوں کے پاکیزہ اشعار پڑھنے کو موجودہ دور کی پیشہ ور گانے والیوں سے ملانا غلط ہے۔

۲۔ اس دور میں جو شعر گوئی یا گانے کے واقعات ملتے ہیں ان میں سے کسی میں بھی موسیقی کے آلات کا ذکر نہیں ہے اور آج کل کی موسیقی کے سامنے جو گانے کا لازمی جزو بن چکی ہے اس کو جائز کرنے کے لئے کسی روایت یا حدیث میں ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں۔ ہاں البتہ دف بجا کر اشعار پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے (دف وڈھولک ہے جو صرف ایک طرف سے ہاتھ، بجائی جاتی ہے) اس سے زیادہ کسی چیز کا ذکر تک نہیں۔

۳۔ بعض روایات سے اگر چھوٹی بچیوں یا بالغ مردوں کے اشعار پڑھنے یا گانے کے جواز کے دلائل اگر تسلیم بھی کرلئے جائیں اور یہ مان لیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کی ایک حد تک اجازت تھی تب بھی دور حاضر کے گانے، بجانے اور قوالی وموسیقی کی محفلوں کی جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کجا وہ پاکیزہ اشعار جن میں اسلام کی عظمت کا ذکر ہے اور جہاد کی ترغیب دی گئی ہو اور کجا اس دور کے پیشہ ور گانے والوں اور گانے والیوں کے سفلی

جذبات کو بھڑکانے والے اشعار جن میں عورت جنس اور شیطانی عشق کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے ان میں باہمی نہ کوئی مناسبت ہے اور نہ کوئی تعلق۔

ایسے پاکیزہ اشعار کا پڑھنا جن میں اسلام کی سربلندی اور حقانیت کا ذکر ہے یا رسول اکرم ﷺ صحابہ اکرامؓ اور دوسری اسلامی شخصیتوں کے مناقب وفضائل بیان کیے گئے ہوں یا اللہ کی راہ میں جہاد کی رغبت دلائی گئی ہو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں بھی جائز تھے اور آج بھی جائز ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص476

محدث فتویٰ